## سوال

(114) بے خوف سفر اور بارش کے نمازیں جمع کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلاَ سَفَرٍ قَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ فَسَاَلْتُ سَعِیْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لاَّ یُحْرِجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِهٖ» (صحیح مسلم کتاب صلوة المسافرین ـ باب جواز الجمع بین الصلوتین فی الحضر)

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی ـ ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا ؟ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی پوچھا تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو''

«فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتُعَلِّمُنِیْ بِالسُّنَّةِ لاَ اُمَّ لَکَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ جَمَعَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ» (صحیح مسلم صلاۃ المسافرین ـ باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر)

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے ـ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو''

پوچھا ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر خوف سفر اور بارش کے نمازیں جمع کیں رسول اللہ ﷺ نے تو کیا ان احادیث سے استدلال کر کے نماز مغرب اور عشاء جمع کی جا سکتی ہے کیونکہ امت کی آسانی کے لیے ہے ـ

دراصل ہم سارا دن کام کرتے ہیں فرنیچر کا اور رات کو اوورٹائم کام کرنا ہوتا ہے ـ اورٹائم 1/2/6 رات سے شروع ہوتا ہے اور رات کو 1/2/10 بجے تقریباً ختم ہوتا ہے ـ اگر 1/2/10 بجے نماز عشاء کی پڑھیں تو نیند کا غلبہ ہوتا ہے جب سوتے ہیں تو صبح ۵ بجے جاگتے ہیں اس لیے مذکورہ بالا احادیث سے استدلال کر کے کیا ہم رات ۷ بجے مغرب اور عشاء مسلسل تقریباً 1/2/2 ماہ تک جمع کر سکتے ہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے صحیح مسلم سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے جس میں حضر وامن کے اندر نماز جمع کرنے کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی

پوری حیات طیبہ میں صرف ایک ہی دفعہ ایسا کیا اور آپ کا عام معمول وہی تھا جو صحیح بخاری صحیح مسلم سنن اربعہ اور دیگر کتب حدیث میں بیان ہوا پھر رسول کریم ﷺ کا اس ایک واقعہ میں نمازوں کو جمع فرمانا صرف صورۃً ہی تھا حقیقتاً نہ تھا چنانچہ اسی حدیث کے الفاظ نسائی شریف کی ایک روایت میں اس طرح ہیں :

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی ا  عنهما قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ» (باب الوقت الذی یجمع فیه المقیم ۔ المجلد الاول ص ٦٩)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ رکعات اکٹھی اور سات رکعات اکٹھی پڑھی اور ظہر کو موخر کیا اور عصر کو جلدی کیا اور مغرب کو موخر کیا اور عشاء کو جلدی کیا'' لہٰذا کوئی صاحب کبھی کبھار حضر وامن میں ظہر وعصر یا مغرب وعشاء میں سے پہلی کو آخر اور دوسری کو اول وقت پر پڑھ کر دونوں کو صورۃً جمع فرما لیں تو ان کا یہ عمل شرعاً درست ہو گا البتہ عام معمول وہی رہے جو رسول اللہ ﷺ کا عام معمول رہا ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اپنی طرف سے نبی کریم ﷺ کے مذکورہ بالا ایک مرتبہ دو نمازوں کو جمع کرنے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے صرف حرج ہی کی نفی فرمائی ہے اس کو فرض یا افضل قرار نہیں دیا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## احکام و مسائل

## نماز کا بیان ج1 ص112

محدث فتویٰ